Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کی شخصیت

Contact us on

0213 2253 606

حضرت مسلم ابن عقیل علیہ السلام کی تربیت، ان کے چچا امام علی علیہ السلام، اور چچازاد بھائی امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام کے زیر سایہ ہوئی اور وہ ان بزرگوں کے علم، تقوی و دوسرے فضائل سے بہرہ مند ہوئے۔[1]

مسلم بن عقیل علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کے دوران جنگ صفین میں حاضر تھے اور امام حسن، امام حسین علیہما السلام اور عبد اللہ بن جعفر علیہ السلام کے ہمراہ لشکر کے میمنہ میں دشمن سے برسرپیکار تھے۔[2]

امام حسن علیہ السلام کی امامت کے دوران بھی وہ ان کے باوفا اصحاب میں شمار ہوتے تھے۔ وہ امام حسن علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ کربلا کے سفر پر مکہ چلے گئے۔[3]

کوفہ والوں کے خطوط کی کثرت اور کوفہ آنے کا اصرار، باعث بنی کہ امام حسین علیہ السلام نے کوفہ والوں کے بارے میں تحقیق کے لیے کسی با اعتماد شخص کو بھیجے چنانچہ اس کام کے لیے حضرت مسلم ابن عقیل علیہ السلام کو اپنا سفیر بنا کر کوفہ والوں کی

[1] مقرم، الشہید مسلم بن عقیل، ج۱، ص ۴۳
[2] مناقب آل ابی طالب، ج۲، ص ۳۵۲
[3] رجال طوسی، ج۱، ص ۹۶

طرف بھیجا اور جو خط امام علیہ السلام نے کوفہ والوں کے نام بھیجا اس میں مسلم علیہ السلام کے لیے ان الفاظ کا استعمال کیا: میں تمہاری جانب اپنے بھائی اور با اعتماد ترین فرد مسلم ابن عقیل علیہ السلام کو بھیج رہا ہوں۔[1] امام علیہ السلام کی جانب سے مسلم ابن عقیل علیہ السلام کے بارے میں یہ الفاظ اور ان کو سفیر بنایا جانا ان کی عظمت اور شان کی دلیل ہے کیونکہ امام علیہ السلام یہ الفاظ ایسے شخص کے بارے میں ہی کہہ سکتے تھے جو نہ فقط امام علیہ السلام بلکہ اہدافِ امام علیہ السلام کی بھی مکمل آگاہی و معرفت رکھتا ہو جس کی تصدیق آنے والے واقعات نے کر دی۔

کوفے میں پہنچنے کے بعد شروع میں اٹھارہ ہزار لوگوں نے آپ علیہ السلام کی بیعت کی اور وفاداری کی قسمیں کھائی جس کی بنا پر حضرت مسلم علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کو کوفہ آنے کی دعوت دی۔[2]

جب یزید کو کوفہ کے حالات دگرگون نظر آئے تو اس نے نعمان بن بشیر کو ہٹا کر ابن زیاد کو کوفے کا گورنر بنا دیا جس نے آتے ہی اپنی مکاریوں اور وحشی گری کے ذریعے لوگوں کو حضرت مسلم علیہ السلام سے دور کیا نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ علیہ السلام تنہائی کے عالم میں، طوعہ نامی مومنہ کے گھر میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے جب دشمن کو پتہ چلا تو

[1] الفتوح، ج۵، ص۳۰

[2] ابن کثیر، البدایۃ والنھایہ، ج۸، ص۱۶۳

ابن زیاد نے محمد ابن اشعث کی سربراہی میں تین سو کا لشکر بھیجا جب دشمن سے سامنا ہوا تو حضرت مسلم علیہ السلام شیر نر کی طرح دشمن پر حملہ آور ہوئے اور اس طرح پسپا کیا کہ ان کو دوبارہ فوج مانگنی پڑی جب ابن زیاد نے ابن اشعث پر طنز کیا تو اس نے کہا کہ مجھے کوفے کے کسی سبزی فروش سے لڑنے نہیں بھیجا بلکہ بنی ہاشم کے ایک شاہسوار سے مقابلہ کرنے بھیجا ہے۔[1] آخر میں امان نامے کا جھوٹا وعدہ کر کے حضرت مسلم علیہ السلام کو اسیر کیا گیا۔ دربار میں ابن زیاد کو سلام نہ کرنے پر کسی درباری نے کہا کہ تم نے امیر کو سلام نہ کیا؟ جواب دیا: خدا کی قسم وہ میرا امیر نہیں بلکہ میرا امیر تو حسین ابن علی علیہما السلام ہے۔[2] حضرت مسلم علیہ السلام کا لشکرِ ابن زیاد سے مقابلہ اور ابن زیاد کی اس طرح تحقیر، ان کی شجاعت اور بہادری کی بہترین دلیل ہے۔ آخرکار دشمنوں نے کوفہ والوں کی بیعت شکنی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نیز اپنی شکست اور خفت کو مٹانے کے لیے حضرت مسلم علیہ السلام کو مظلومانہ طور پر، دار الامارہ کے کوٹھے پر شہید کرنے کے بعد جسم اقدس کو نیچے

---

[1] ابن اعثم، الفتوح، ج۵، ص۵۳

[2] ابن اعثم، احمد بن محمد، الفتوح، ج۵، ص۵۵

گرادیا۔ مسلم بن عقیل علیہ السلام، ۹ ذی الحجہ ۶۰ ہجری کو کوفہ میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔[1]

امام حسین علیہ السلام کو مسلم ابن عقیل علیہ السلام کی خبرِ شہادت مقام ثعلبیہ میں ملی۔ امام علیہ السلام اس خبر کے سننے سے بہت غمگین ہوئے اور گریہ کرتے ہوئے فرمایا "انا للہ وانا الیہ راجعون"، مسلم علیہ السلام پر رحمت خدا ہو۔[2]

یوں صحیفۂ کربلا کے اس عظیم اور اولین سپاہی نے اپنا خون، اسلام اور امام علیہ السلام وقت پر فدا کیا اسی لیے تو ہم ان کی زیارت میں ان کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

أَلسَّلامُ عَلَیكَ أیهَا الفادی بِنَفسِهِ وَ مُهجَتِهِ الّشهیدُ الْفَقیهِ المَظلُومِ الْمَغصُوبِ حَقُّهَ المُنتهِك حُرمَتُهُ اَلسلامُ عَلَیكَ یا فادی بِنَفسِهِ ابْنَ عَمِّهِ وَ فَدی بِدَمِهِ دَمُهُ. السَّلامُ عَلَیكَ یا أَوَّلَ الشُّهَداءِ وَ امام السُّعداء ... السُّلامُ عَلَیكَ یا وَحیداً غَریباً عَنْ اهلِهِ بَینِ الأعْداءِ بِلا ناصِرٍ وَ لا مُجیبَ۔

---

[1] خوارزمی، مقتل الحسین علیہ السلام، ج۱، ص ۳۰۶

[2] تاریخ طبری، ج۵، ص۳۹۷-۳۹۸

ترجمہ: تم پر سلام اے جان نثار، شہید، فقیہ اور مظلوم، اے وہ شخص جس کے حق کو غصب اور حرمت پامال کی گئی۔ تم پر سلام کہ جس نے اپنی جان کو اپنے چچازاد بھائی پر نثار کی تجھ پر سلام اے اوّلین شہید اور سعادتمندوں کے پیشوا، تجھ پر سلام جو دشمنوں میں تنہا، بے کس تھے۔[1]

آخر میں یہی کہوں گا کہ اے اللہ! ہمیں بھی مسلم ابن عقیل علیہ السلام کی طرح، اپنے زمانے کے امام کی معرفت اور ان پر جان نثار کرنے کی توفیق عطا فرما۔

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی

[1] سید ابن طاووس، مصباح الزائر، ج ۱، ص ۱۰۳